اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

عیدِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ماہِ ربیع النور شریف تو کیا آتا ہے ہر طرف موسمِ بہار آجاتی ہے۔ میٹھے میٹھے مکّی مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے دیوانوں میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ بوڑھا ہو یا جوان ہر حقیقی مسلمان گویا دل کی زبان سے بول اٹھتا ہے۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاوّل
سِوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

جب کائنات میں کُفر وشرک اور وحشت و بَربَرِیّت کا گُھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ بارہ ربیع النور شریف کو مکّۂ مکرّمہ میں حضرتِ سیّدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے ایک ایسا نور چمکا جس نے سارے عالَم کو جگمگ جگمگ کردیا۔ سِسکتی ہوئی انسانیت کی آنکھ جن کی طرف لگی ہوئی تھی وہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوّت، مخزنِ جُودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، محبوبِ ربُّ العزّت، محسنِ انسانیت عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم تمام عالَمین کے لئے رحمت بن کر ماہِ دَرِگیتی پر جلوہ گر ہوئے۔

مبارک ہو کہ ختم المرسلیں ﷺ تشریف لے آئے
جنابِ رحمۃٌ لِّلعٰلمیں ﷺ تشریف لے آئے

صبحِ بہاراں:

خاتم المرسلین، رحمۃٌ لِّلعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، محبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اور ہر قلبِ محزون و غمگین بن کر ۱۲ ربیع النور شریف کو صبحِ صادِق کے وقت جہاں میں تشریف لائے اور آکر بے سہاروں، غم کے ماروں، دُکھیاروں، دلفگاروں اور دَر دَر کی ٹھوکریں کھانے والے بے چاروں کی شامِ غریباں کو "صبحِ بہاراں" بنایا۔

مسلمانو! صبحِ بہاراں مبارک
وہ برساتے انوار سرکار ﷺ آئے

مُعجزات:

۱۲ ربیع النور شریف کو اللہ عزّوجلّ کے نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی دنیا میں جلوہ گری ہوتے ہی کُفر وظلمت کے بادل چَھٹ گئے، شاہِ ایران کِسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا، چودہ کنگرے گرگئے۔ ایران کا جو آتش کدہ ایک ہزار سال سے شُعلہ زن تھا وہ بجھ گیا، دریائے ساوہ خشک ہوگیا، کعبے کو وَجد آگیا، بُت سَر کے بَل گر پڑے۔

تیری آمد تھی کہ بیتُ اللہ مجرے کو جُھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گر گیا

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم جہاں میں فضل ورحمت بن کر تشریف لائے اور یقیناً اللہ عزّوجلّ کی رحمت کے نُزول کا دن خوشی ومسرّت کا دن ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَ بِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ط ھُوَخَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ○ (پ ۱۱ یونس ۵۸)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: تم فرماؤ اللہ عزوجل ہی کے فَضل اور اسی کی رحمت اور اُسی پر چاہئے کہ خوشی کریں۔ وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔

اَللّٰہُ اکبر! رحمتِ خداوندی پر خوشی منانے کا قراٰنِ کریم حُکم دے رہا ہے۔ اور کیا ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے بڑھ کر بھی کوئی اللہ عزوجل کی رحمت ہے؟ دیکھئے مقدّس قراٰن میں صاف صاف اعلان ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ (پ ۱۷ الانبیاء ۱۰۷)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور ہم نے تمھیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے۔

شب قدر سے بھی افضل رات:

حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، ''بے شک سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شب ولادت شبِ قدر سے بھی افضل ہے کیونکہ شبِ ولادت سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اس دنیا میں جلوہ گر ہونے کی رات ہے جبکہ لیلۃ القدر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو عطا کردہ شب ہے اور جو رات ظہورِ ذاتِ مقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی وجہ سے مشرف ہو وہ اس رات سے زیادہ شرف و عزت والی ہے جو ملائکہ کے نزول کی بناء پر مشرف ہے۔'' (ماثبت بالسنۃ ص ۲۸۹ مطبوعہ دارالاشاعت باب المدینہ کراچی)

عیدوں کی عید:

الحمد للہ عزوجل ۱۲ ربیع النور مسلمانوں کے لئے عیدوں کی بھی عید ہے یقیناً آنسرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جہاں میں شاہِ بحر و بر بن کر جلوہ گر نہ ہوتے تو کوئی عید عید ہوتی، نہ کوئی شب شبِ براءت، بلکہ کون و مکان کی تمام تر رونق و شان اس جانِ جہان، رحمتِ عالمیان، سیاحِ لامکان، محبوبِ رحمٰن عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قدموں کی دھول کا صدقہ ہے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

ابولہب اور میلاد:

جب ابولہب مر گیا تو اس کے بعض گھر والوں نے اسے خواب میں برے حال میں دیکھا۔ پوچھا، کیا گزری؟ بولا تم سے جدا ہو کر مجھے کوئی خیر نصیب نہ ہوئی۔ ہاں مجھے اِس کلمے کی انگلی سے پانی ملتا ہے کیونکہ (اس کے اشارہ سے) میں نے ثویبہ لونڈی کو آزاد کیا تھا۔ (بخاری جلد اول ص ۱۵۳ رقم الحدیث ۵۱۰۱ کتاب النکاح باب وامھاتکم اللاتی ارضعنکم مطبوعہ دارالفکر بیروت)

مسلمان اور میلاد:

اِس روایت کے تحت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، اس واقعہ میں میلاد شریف والوں کیلئے بڑی دلیل ہے جو تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شبِ ولادت میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں۔ (یعنی ابولہب جو کہ کافر تھا جب وہ تاجدارِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ولادت کی خبر پاکر خوش ہونے اور اپنی لونڈی (ثویبہ) کو دودھ پلانے کی خاطر آزاد کرنے پر بدلہ دیا گیا۔ تو اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو محبت اور خوشی سے بھرا ہوا ہے اور مال خرچ کر رہا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ محفلِ میلاد شریف گانے باجوں سے اور آلاتِ موسیقی سے پاک ہو۔)

(مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۳۴ ضیاء القرآن)

جشنِ ولادت کی دھوم مچاؤ:

اسلامی بھائیو! خوب خوب عیدِ میلاد مناؤ۔ جب ابولہب جیسے کافر کو بھی اس کی ولادت کی خوشی کرنے پر فائدہ پہنچا تو ہم تو الحمد للہ عزوجل مسلمان ہیں۔ ابولہب نے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نیت سے نہیں بلکہ صرف اپنے بھتیجے کی ولادت کی خوشی منائی پھر بھی اس کو بدلہ ملا تو ہم اگر اپنے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ولادت کی خوشی منائیں گے تو کیونکر محروم رہیں گے۔

گھر آمنہ کے سید ابرار آ گیا

خوشیاں مناؤ غمزدو غمخوار آ گیا

میلاد منانے والوں سے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خوش ہوتے ہیں:

ایک عالم صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے خواب میں تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی تو عرض کیا، یارسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کیا آپ کو مسلمانوں کا ہر سال آپ کی ولادتِ مبارک کی خوشیاں منانا پسند آتا ہے؟ ارشاد فرمایا، ''جو ہم سے خوش ہوتا ہے ہم بھی اس سے خوش ہوتے ہیں۔'' (تذکرۃ الواعظین ص ۶۰۰ مطبوعہ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ)

ولادت کی خوشی میں جھنڈے:

سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے دیکھا تین جھنڈے نصب کئے گئے ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں تیسرا کعبے کی چھت پر...... اور حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ولادت ہوگئی۔ (خصائصِ کبریٰ ج اول ص ۸۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

جھنڈے کے ساتھ جلوس:

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جب سوئے مدینہ ہجرت فرمائی اور مدینہ پاک کے قریب موضعِ غمیم میں پہنچے تو بریدہ اسلمی قبیلہ بنی سہم کے ستر سوار لے کر سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو معاذ اللہ عزوجل گرفتار کرنے آئے، مگر سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نگاہِ فیض آثار سے خود ہی محبتِ شاہِ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں گرفتار ہو کر پورے قافلے سمیت مشرف بہ اسلام ہوگئے۔ اب عرض کیا، یارسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مدینہ منورہ میں آپ کا داخلہ پرچم کے ساتھ ہونا چاہئے۔ چنانچہ اپنا عمامہ سر سے اتار کر نیزے پر باندھ لیا اور سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آگے آگے روانہ ہوئے۔

(وفاء الوفاء ج اول ص ۲۴۳ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

ایمان کی حفاظت کا نُسخہ :

شیخ الاسلام حضرت علّامہ ابنِ حَجَر مکّی علیہ رحمۃ اللہ القوی ، "اَلنِّعمَۃُ الکُبریٰ" ص ۲۴ پر نقل فرماتے ہیں ، حضرت سیِّدُنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ الھادی نے فرمایا، " محفلِ میلادِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم میں ادب و تعظیم کے ساتھ حاضری دینے والے کا ایمان سلامت رہے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل۔"

ایمان افروز حکایت:

مدینۂ منوّرہ میں ابراہیم نامی ایک مدنی آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کا دیوانہ رہا کرتا تھا۔ ہمیشہ حلال روزی کماتا اور اپنی آمدنی کا آدھا حصّہ جشنِ ولادت منانے کے لئے علیٰحدہ جمع کرتا۔ ربیع النّور شریف کی آمد ہوتی تو دھوم دھام سے مگر شریعت کے دائرے میں رہ کر جشنِ ولادت مناتا۔ اللہ عزَّوَجَلّ کے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کے ایصالِ ثواب کیلئے خوب لنگر کرتا اور اچھے اچھے کاموں میں اپنی رقم خرچ کرتا۔ اس کی زوجۂ محترمہ بھی آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کی بہت دیوانی تھی۔ اور ان کاموں میں مکمّل تعاوُن کرتی، زوجہ کا انتقال ہوگیا مگر اس کے معمولات میں فرق نہ آیا۔ ابراہیم دیوانے نے ایک دن اپنے نوجوان بیٹے کو وصیّت کی، "پیارے بیٹے! آج رات میرا انتقال ہو جائے گا، میری تمام ترپُونجی میں پچاس دِرْہَم اور انیس گز کپڑا ہے۔ کپڑا تجہیز وتکفین پر صَرف کرنا اور رہی رقم تو اسے بھی ہوسکے تو نیک کام میں خرچ کر دینا۔" اس کے بعد اس نے کلمۂ طیّبہ پڑھا اور اس کی روح قفسِ عُنصری سے پرواز کرگئی۔

بیٹے نے حسبِ وصیّت والدِ مرحوم کو سپُردِ خاک کردیا۔ اب پچاس دِرہَم نیک کام میں خرچ کرنے کے معاملے میں اس کو سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیا کرے۔ اِسی فِکر میں رات جب سویا تو خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم اور ہر طرف نفسی نفسی کا عالَم ہے، خوش نصیب لوگ سوئے جنّت رَواں دَواں ہیں، جبکہ مجرموں کو گھسیٹ گھسیٹ کر جہنّم کی طرف ہانکا جارہا ہے اور یہ کھڑا تھر تھر کانپ رہا ہے کہ اس کے بارے میں نہ جانے کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ اتنے میں غیب سے ندا آئی، "اِس نوجوان کو جنّت میں جانے دو۔" چنانچہ وہ خوشی خوشی جنّت میں داخل ہوگیا اور سیر کرنے لگا۔ ساتوں جنّتوں کی سَیر کرنے کے بعد جب آٹھویں جنّت کی طرف بڑھا تو داروغۂ جنّت رِضوان نے فرمایا، "اِس جنّت میں صِرف وہی داخل ہوسکتا ہے جس نے ماہِ ربیع النّور میں وِلادتِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کے ایّام میں خوشی منائی ہو۔" یہ سن کر وہ سمجھ گیا کہ میرے والدین مُؤمنین اسی میں ہونے چاہئیں۔ اتنے میں آواز آئی، "اس نوجوان کو اندر آنے دو، اس کے والدین اس سے ملنا چاہتے ہیں۔" لہٰذا وہ اندر داخل ہوا۔ اس نے دیکھا کہ اس کی والدۂ مرحومہ نہرِ کوثر کے قریب بیٹھی ہے ساتھ ہی ایک تخت بچھا ہے اس پر ایک بُزرگ خاتون جلوہ افروز ہیں اور اس کے اِرد گرد کُرسیاں بچھی ہیں جن پر کچھ پُر وقار خواتین تشریف فرما ہیں۔ اس نے ایک فرشتے سے پوچھا، یہ خواتین کون ہیں؟ اس نے بتایا،

تخت پر شہزادیٔ کونین سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا ہیں اور کرسیوں پر خدیجۃ الکبریٰ، عائشہ صِدّیقہ، سیِّدَتُنا مریم، سیِّدَتُنا آسِیہ، سیِّدَتُنا سارہ، سیِّدَتُنا ہاجرہ، سیِّدَتُنا رابعہ، اور سیِّدَتُنا زبیدہ (رضی اللہ تعالٰی عَنھُنّ) ہیں۔ اسے بہت خوشی ہوئی، مزید آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بہت عظیم تخت بچھا ہے اور اس پر سرکارِ عالم مدار، مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالِک ومختار، حبیبِ پروَرْدگار، شافعِ روزِ شمار جناب احمدِ مختار عزَّوجلّ و صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم اپنا پیارا پیارا چہرہ چمکاتے ہوئے رونق افروز ہیں۔ اِرد گِرد چار کرسیاں بچھی ہوئی ہیں ان پر خُلفائے راشِدین علیہم الرضوان تشریف فرما ہیں۔ دائیں طرف سونے کی کرسیوں پر انبیائے کرام علیہم السلام رونق افروز اور بائیں جانب شُہدائے کرام جلوہ فرما ہیں۔ اتنے میں اس کے والدِ مرحوم ابراہیم بھی سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کے قریب ہی جُھرمٹ میں نظر آگئے۔ والِد صاحِب نے اپنے لختِ جگر کو سینے سے لگالیا وہ بہت خوش ہوا اور سُوال کیا، پیارے ابّا جان! آپ کو یہ عالیشان رُتبہ کیوں کر حاصل ہوا؟ جواب دیا، اَلحمدُ لِلّٰہ! یہ جشنِ ولادت منانے کا صِلہ ہے۔ اُس کے بعد اس نوجوان کی آنکھ کُھل گئی۔

صُبح ہوتے ہی اُس نے اپنا مکان اَونے پَونے داموں بیچا اور والدِ مرحوم کے بچے ہوئے پچاس دِرہم کے ساتھ ساری رقم مِلا کر طعام کا اہتمام کیا اور عُلَماء وصُلَحاء کی دعوت کی۔ اس کا دل دنیا سے اُچاٹ ہو چکا تھا، چنانچہ مسجد میں رہنے لگا اور اپنی زندگی کے بقیّہ تیس سال عبادت میں گزار دیے۔ بعدِ وفات کسی نے اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا، کیا گزری؟ بولا، مجھے جشنِ ولادت منانے کی بَرَکت سے جنّت میں اپنے والد مرحوم کے پاس پہنچا دیا گیا ہے۔ رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیہِم اَجمَعِین۔

(تذکرۃ الواعظین اردو ص ۳۲۱ مطبوعہ مطبع ایجوکیشنل کراچی)

بخش دے مجھ کو الٰہی! بہرِ میلادُ النّبی ﷺ
نامۂ اعمال عِصیاں سے مرا بھر پور ہے

جشنِ ولادت منانے کا ثواب:

شیخ عبدُالحق محدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی ولادت کی رات خوشی منانے والوں کی جزاء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں فضل وکرم سے جنّاتُ النّعیم میں داخل فرمائے گا، مسلمان ہمیشہ سے محفلِ میلاد منعقد کرتے آئے ہیں اور ولادت کی خوشی میں دعوتیں دیتے، کھانے پکواتے اور خوب صَدَقہ وخیرات دیتے آئے ہیں۔ خوب خوشی کا اِظہار کرتے اور دل کھول کر خرچ کرتے ہیں نیز آپ کی وِلادتِ باسعادت کے ذِکر کا اہتمام کرتے ہیں اور اپنے مکانوں کو سجاتے ہیں اور ان تمام اَفعالِ حَسَنہ کی بَرَکت سے ان لوگوں پر اللہُ عَزَّوَجَلَّ کی بَرَکتوں کا نُزول ہوتا ہے۔'' (مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّۃِ ص ۲۹۰ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

جشنِ ولادت کے صدقے یہودیوں کو ایمان نصیب ہو گیا:

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الواحِد بن اسمٰعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، مصر میں ایک عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم رہا کرتا تھا جو ربیعُ النُّور شریف میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا خوب جشنِ ولادت منایا کرتا تھا۔ ایک بار ربیعُ النُّور شریف کے مہینے میں ان کی پڑوسن یہودَن نے اپنے شوہر سے پوچھا، ہمارا مسلمان پڑوسی اس مہینے میں ہر سال خُصُوصی دعوت وغیرہ کا اہتمام کیوں کرتا ہے؟ یہودی نے بتایا کہ اس مہینے میں اِس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی وِلادت ہوئی تھی لہٰذا یہ اُن کا جشنِ ولادت مناتا ہے۔ اور مسلمان اس مہینے کی بہُت تعظیم کیا کرتے ہیں۔ اس پر یہودَن نے کہا، واہ! مسلمانوں کا طریقہ بھی کتنا پیارا ہے کہ یہ لوگ اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کا ہر سال جشنِ ولادت مناتے ہیں۔ وہ یہودَن رات جب سوئی تو اُس کی سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اٹھی، خواب میں کیا دیکھتی ہے کہ ایک نہایت ہی حسین و جمیل بُزرگ تشریف لائے ہیں، اِرد گِرد لوگوں کا ہُجوم ہے۔ اِس نے آگے بڑھ کر ایک شخص سے دریافت کیا، یہ بُزرگ کون ہیں؟ اُس نے بتایا، یہ نبی آخِرُ الزَّمان، رَحمتِ عالمیان، محمد رَّسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہیں۔ آپ اِس لئے تشریف لائے ہیں تا کہ تمہارے مسلمان پڑوسی کو جشنِ ولادت منانے پر خیر و بَرَکت عطا فرمائیں اور ان سے ملاقات فرمائیں نیز اس پر اظہارِ مسرَّت کریں۔ یہودَن نے پھر پوچھا، کیا آپ کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم میری بات کا جواب دیں گے؟ اُس نے جواب دیا، جی ہاں۔ اس پر یہودَن نے سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو پکارا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے جواب میں لبّیک فرمایا۔ وہ بے حد مُتأثِّر ہوئی اور کہنے لگی، میں تو مسلمان نہیں ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے پھر بھی مجھے لبّیک کہہ کر جواب دیا۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مجھے بتایا گیا ہے کہ تُو مسلمان ہونے والی ہے۔ اس پر وہ بے ساختہ پکار اُٹھی۔ بے شک آپ نبی کریم، صاحِبِ خُلقِ عظیم ہیں، جو آپکی نافرمانی کرے وہ ہلاک ہوا اور جو آپکی قدر ومنزلت نہ جانے وہ خائب وخاسر ہوا۔ پھر اُس نے کلمۂ شہادت پڑھا۔

اب اس کی آنکھ کُھل گئی اور وہ سچے دل سے مسلمان ہو گئی اور اُس نے یہ طے کر لیا کہ صبح اُٹھ کر ساری پُونجی اللہُ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے جشنِ ولادت کی خوشی میں لٹا دوں گی اور خوب نیاز کروں گی۔ جب صُبح اٹھی تو اس کا شوہر دعوتِ طعام کی تیاری میں مصروف تھا۔ اس نے حیرت سے پوچھا آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ اس نے کہا، اس بات کی خوشی میں دعوت کا اہتمام کر رہا ہوں کہ تم مسلمان ہو چکی ہو۔ پوچھا، آپکو کیسے معلوم ہوا؟ اُس نے بتایا، میں بھی رات حُضُورِ اکرم، نورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے دستِ حق پرست پر ایمان لا چکا ہوں۔ (تذکرۃُ الواعظین ص ۵۹۸ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ)

جشنِ ولادت منانے کا طریقہ

جشنِ ولادت کی خوشی میں مسجدوں، گھروں، دوکانوں اور سُواریوں پر نیز اپنے محلہ میں بھی سبز سبز پرچم لہرائیے، خوب خوب چَراغاں کیجئے۔

بارھویں رات کو دھوم دھام سے اجتماعِ ذِکر و نعت کا اِنعقاد کیجئے اور صبح صادِق کے وَقت سبز سبز پرچم اٹھائے دُرُود وسلام پڑھتے ہوئے اشکبار آنکھوں کے ساتھ صبح بہاراں کا استِقبال کیجئے۔ ۱۲ ربیعُ النُّور شریف کے دن ہو سکے تو روزہ رکھ لیجئے کہ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ وِلادت مناتے تھے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابُو قَتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، بارگاہِ رسالت میں پیر کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا (کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہر پیر کو روزہ رکھتے تھے) تو ارشاد فرمایا، ''اِسی دن میری وِلادت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وَحی نازل ہوئی۔'' (صحیح مسلم شریف ج اول بابُ اِستحبابِ صِیام ثَلٰثۃِ ایامٍ مِنْ کلِّ شَھر مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

بجلی کی چوری بھی ناجائز ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں بجلی فراہم کرنے والے ادارہ سے رابطہ کر کے جائز ذرائع کی ترکیب بنایئے۔

شارِعِ عام میں زمین پر اس طرح سجاوٹ کرنا، پرچم گاڑنا جس سے راہ گیروں اور گاڑی والوں کو تکلیف ہو ناجائز ہے۔

جُلوس میں پھل اور اناج وغیرہ پھینکنے کے بجائے لوگوں کے ہاتھوں میں دیجئے۔ زمین پر گرنے بکھرنے اور قدموں تلے کچلنے سے ان کی بے حُرمتی ہوتی ہے۔ اور اس طرح قصداً کھانے پینے کی چیزوں کو ضائع کرنا گناہ ہے۔

۱۲ ربیعُ النُّور شریف کو روزہ رکھ کر سبز پرچم اُٹھائے مَدَنی جُلوس میں شریک ہوں۔ جہاں تک ممکن ہو باوضو رہئے۔ نعتوں اور دُرُود و سلام کے پھول برساتے، نگاہیں جھکائے پُر وقار طریقے پر چلئے۔ اُچھل کود مچا کر کسی کو تنقید کا موقع مت دیجئے۔

عیدِ میلادُ النّبی تو عید کی بھی عید ہے
آج تو ہے عیدِ عیداں عیدِ میلادُ النّبی